بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۹ ۴
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
زرِ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً
روزنامہ
الفضل ربوہ
یوم یکشنبہ
The Daily
ALFAZL
RABWAH
ایڈیٹر روشن دین تنویر
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۲۰ امان ۱۳۴۵ ہش ۲۸ ذیقعدہ ۱۳۸۵ھ ۲۰ مارچ ۱۹۶۶ء	نمبر ۶۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ اپنے ہمہ گیر اوصاف کی وجہ سے صدیقیت کے بلند مقام پر فائز تھے

آپ نے ایمان و یقین علم و معرفت اور تقویٰ و توکل میں کمال حاصل کر کے فدائیت و جاں نثاری کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش فرمایا

خدمتِ قرآن اور نظامِ خلافت کا استحکام آپ کے وہ عظیم الشان کارنامے ہیں جو رہتی دنیا تک زندہ جاوید رہیں گے

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام منعقدہ جلسہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی سیرت پر علمائے سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر

ربوہ۔ مورخہ ۱۴ مارچ کی شام کو علمائے سلسلہ نے ایک وسیع پیمانے پر منعقدہ جلسۂ عام میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے آپ کے ارفع و اعلیٰ مقام آپ کے بلند پایہ اور ہمہ گیر اوصاف نیز بحیثیت خلیفۃ المسیح آپ کے عظیم الشان کارناموں کو بڑی وضاحت سے پیش کیا۔

سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ جلسہ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام نمازِ مغرب کے بعد گول بازار کے وسیع میدان میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس میں خدام و اطفال کے علاوہ دیگر احباب جماعت بھی ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کے عالم میں بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے اور انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرۃ اور کارناموں کے اذکار کو محبت و احترام کے جذبہ کے تحت بہت توجہ انہماک اور دلچسپی کے ساتھ سنا۔ تمام وقت اکثر احباب پر اثر و جذب کی ایک خاص کیفیت طاری رہی۔ مسجد گول بازار میں پردہ کا انتظام تھا چنانچہ مستورات بھی خاصی تعداد میں شریک ہو کر ان اذکار مقدس سے مستفیض ہوئیں۔

اس جلسہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک خصوصی پیغام بھی پڑھ کر سنایا گیا جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی درخواست پر خاص اس جلسہ کے لئے

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی درخواست پر جلسہ سیرۃ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے موقعہ پر جو ۱۴ مارچ ۱۹۶۶ء کو منعقد ہوا مجلس کے نام ازراہِ شفقت حسب ذیل پیغام ارسال فرمایا:

"میرا پیغام یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جذبۂ فدائیت اور جاں نثاری کے مطابق آپ لوگ عمل کریں"

مرزا ناصر احمد (خلیفۃ المسیح الثالث)

اخبارِ احمدیہ

٥— ربوہ ۱۹ مارچ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

٥— ربوہ ۱۹ مارچ۔ کل سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نمازِ جمعہ پڑھائی۔ حضور نے خطبہ میں احباب کو مالی قربانیوں کے علاوہ خدمتِ دین کے لئے اپنے اوقات بھی قربان کرنے کی تلقین فرمائی۔ اس ضمن میں حضور نے احباب کے سامنے ایک ضروری تحریک رکھی کہ احباب امسال دو سے چھ ہفتہ تک کا عرصہ خدمتِ دین کے لئے وقف کریں۔ انہیں اس عرصہ کے لئے مختلف علاقہ جات میں بھجوا کر ان سے وہاں تربیت سے متعلق مختلف کام لئے جائیں گے۔ حضور نے فرمایا چونکہ ایسے احباب کو سفر کے اخراجات خود برداشت کرنا پڑیں گے، اس لئے اس خدمت کے لئے وہ احباب اپنے آپ کو پیش کریں جو اخراجاتِ سفر برداشت کرنے کی استطاعت رکھتے ہیں، نیز دوست اپنے نام پیش کرتے وقت یہ بھی اطلاع دیں کہ وہ اپنے خرچ پر کتنا سفر کر سکیں گے۔ تاکہ انہیں اس کے مطابق ہی مختلف علاقہ جات میں بھجوایا جا سکے۔ (حضور کے خطبہ کا مکمل متن کسی قریبی اشاعت میں ہدیۂ قارئین کیا جائے گا۔ انشاء اللہ)

٥— محترم بابو سلیم اللہ خان صاحب والد نصر اللہ خان صاحب آف میرپور خاص ایک ہفتہ سے بعارضہ بخار سخت بیمار ہیں۔ کمزوری زیادہ ہے۔ ان کی صحتِ کاملہ و عافیت تامہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز خاکسار کی محترمہ والدہ صاحبہ بھی خارش اور ورم کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کیلئے بھی دعا کریں۔
شوکت حسین شاد ہیڈ کلرک میرپور خاص)

٥— ملک احسان اللہ صاحب مبلغ مشرقی افریقہ کا بچہ عزیزم اکرام اللہ بعارضہ نمونیہ بیمار ہے۔ اور بہت کمزور ہو گیا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (مغفور احمد قسمہ ربوہ)

٥— حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:۔
"فوری ضرورتوں پر کام آنے والے روپیہ کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے وہ بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہونا چاہئے"
(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۶۶ء

ہستی باری تعالےٰ کا واضح ثبوت

— سلسلہ کیلئے دیکھیں الفضل ۱۸ مارچ —

یہ درست ہے کہ اللہ تعالےٰ کے وجود کا تاریخی ثبوت نہایت اہم ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی فرماتے ہیں:۔

"دنیا میں دو گواہوں کے کہنے سے عدالت ڈگری دے دیتی ہے۔ چند گواہوں کے بیان پر جان جیسی عزیز چیز کے خلاف عدالت فتوےٰ دے دیتی ہے اور پھانسی پر لٹکا دیتی ہے۔ حالانکہ شہادتوں میں جعل اور سازش کا اندیشہ ہی نہیں یقین ہوتا ہے۔ لیکن خدا کے متعلق ہزاروں لاکھوں ان لوگوں نے جو اپنی قوم اور ملک میں مسلّم راستباز نیک چلن تھے شہادت دی ہوئی ہے کافی نہ سمجھا جاوے۔ اس سے بڑھ کر حماقت اور ہٹ دھرمی کیا ہو گی کہ لاکھوں مقدسوں کی شہادت موجود ہے۔ اور پھر انہوں نے اپنی حالت سے بتا دیا ہے اور خون دل سے یہ شہادت لکھ دی ہے کہ خدا ہے اور ضرور ہے۔ اس پر بھی اگر کوئی انکار کرتا ہے تو وہ بے وقوف ہے"۔

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۱۵۵)

یہ ٹھیک ہے کہ ہمارے پاس تاریخ کی یہ شہادت موجود ہے۔ تاہم جیسا کہ ہم نے گزشتہ اداریہ میں کہا ہے تاریخی شہادت سے بھی بڑھ کر وہ شہادت جو خود ہمارے زمانہ میں کوئی فرستادہ حق پیش کرتا ہے۔ ایک ملحد کہہ سکتا ہے کہ یہ روایات موضوع ہیں لوگوں نے محض حسن ظنی سے گھڑ لی ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بارہا اس اعتراض کی طرف توجہ دلائی ہے اور بتایا ہے کہ محض گزشتہ واقعات سے دل تسلی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ضروری ہے کہ یہ ثابت کیا جائے کہ جو خدا تعالےٰ پچھلے زمانوں میں بولتا رہا۔ وہ آج بھی بولتا ہے۔ آپ نے کئی کئی مثالوں سے اس حقیقت کو واضح فرمایا ہے۔ چنانچہ جیسا کہ ہم نے گزشتہ اداریہ میں واضح کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ایسے لوگوں کی پہچان کے لئے جو اللہ تعالےٰ سے ہمکلام ہوتے ہیں نشانات مقرر کئے ہیں جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس زمانے میں ان نشانوں کے ساتھ مبعوث ہوتے ہیں تاکہ زندہ خدا تعالےٰ کی ہستی کا ثبوت اپنے وجود سے دنیا کے سامنے پیش کریں۔ آپ فرماتے ہیں۔

"غور طلب بات تو اس مقام پر یہ تھی کہ کیا آنے والا اپنے ساتھ نشانات رکھتا ہے یا نہیں؟ اگر وہ ان نشانات کو پاتے تو انکار کے لئے جرأت نہ کرتے مگر انہوں نے نشانات اور تائیدات کی تو پرواہ نہ کی۔ اور دعوےٰ سنتے ہی کہہ دیا انت کافر۔

یہ قاعدہ کی بات ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور خدا تعالےٰ کے مامورین کی شناخت کا ذریعہ ان کے معجزات و نشانات ہوتے ہیں۔ جیسا کہ گورنمنٹ کی طرف سے کوئی شخص اگر حاکم مقرر کیا جائے۔ تو اس کو نشان دیا جاتا ہے۔ اسی طرح پر خدا تعالےٰ کے مامورین کی شناخت کے لئے بھی نشانات ہوتے ہیں۔ اور میں دعوےٰ سے کہتا ہوں کہ خدا تعالےٰ نے میری تائید میں نہ ایک نہ دو نہ دو سو بلکہ لاکھوں نشانات ظاہر کئے۔ اور وہ نشانات ایسے نہیں ہیں کہ کوئی انہیں جانتا نہیں بلکہ لاکھوں ان کے گواہ ہیں۔ اور میں کہہ سکتا ہوں کہ اس جلسہ میں بھی صدہا ان کے گواہ موجود ہوں گے۔ آسمان سے میرے لئے نشان ظاہر ہوئے ہیں، زمین سے بھی"۔

"وہ نشانات جو میرے دعوےٰ کے ساتھ مخصوص تھے اور جن کی قبل از وقت اور نبیوں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ خبر دی گئی تھی وہ بھی پورے ہو گئے۔ مثلاً ان میں سے ایک کسوف خسوف کا ہی نشان ہے، جو تم سب نے دیکھا۔ یہ صحیح حدیث میں خبر دی گئی تھی کہ مہدی اور مسیح کے وقت میں رمضان کے مہینہ میں سورج اور چاند گرہن ہو گا۔ اب بتاؤ کہ کیا یہ نشان پورا ہوا ہے یا نہیں؟ کوئی ہے جو یہ کہے کہ اس نے یہ نشان نہیں دیکھا؟ اور ایسا ہی یہ بھی خبر دی گئی تھی کہ اس زمانہ میں طاعون پھیلے گی۔ یہاں تک شدید ہو گی کہ دس میں سے سات مر جاویں گے اب بتاؤ کہ کیا طاعون کا نشان ظاہر ہوا یا نہیں؟ پھر یہ بھی لکھا تھا کہ اس وقت ایک نئی سواری ظاہر ہو گی۔ جس سے اونٹ بے کار ہو جائیں گے کیا ریل کے اجراء سے یہ نشان پورا نہیں ہوا؟ میں کہاں تک شمار کروں۔ یہ بہت بڑا سلسلہ نشانات کا ہے۔ اب غور کرو کہ میں تو دعوےٰ کرنے والا دجال اور کاذب قرار دیا گیا۔ پھر یہ کیا غضب ہوا کہ مجھ کاذب کے لئے ہی سارے نشان پورے ہو گئے؟ اور پھر اگر کوئی آنے والا اور ہے تو اس کو کیا ملے گا۔ کچھ تو انصاف کرو اور خدا تعالےٰ سے ڈرو۔ کیا خدا تعالےٰ کسی جھوٹے کی بھی ایسی تائید کیا کرتا ہے؟ عجیب بات ہے کہ جو میرے مقابل پر آیا وہ ناکام اور نامراد رہا۔ اور مجھے جس آفت اور مصیبت میں مخالفین نے ڈالا میں اس میں سے صحیح سلامت اور بامراد نکلا۔ پھر کوئی قسم کھا کر بتا دے کہ جھوٹوں کے ساتھ یہی معاملہ ہوا کرتا ہے"۔

(ملفوظات جلد ہشتم صہ ۲۵۸ و صہ ۲۵۹)

اپنی بعثت کی غرض کو واضح کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو کہ میرے آنے کی دو غرضیں ہیں ایک یہ کہ جو غلبہ اس وقت اسلام پر دوسرے مذاہب کا ہوا ہے۔ گویا وہ اسلام کو کھاتے جاتے ہیں۔ اور اسلام نہایت کمزور اور یتیم بچے کی طرح ہو گیا ہے۔ پس اس وقت خدا تعالےٰ نے مجھے بھیجا ہے تا میں ادیان باطلہ کے حملوں سے اسلام کو بچاؤں اور اسلام کے پُر زور دلائل اور صداقتوں کے ثبوت پیش کروں اور وہ ثبوت علاوہ علمی دلائل کے انوار و برکات سماوی ہیں جو ہمیشہ سے اسلام کی تائید میں ظاہر ہوتے رہے ہیں۔ . . . . . . دوسرا کام یہ ہے کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم نماز پڑھتے ہیں اور یہ کرتے ہیں اور وہ کرتے ہیں۔ یہ صرف زبانوں پر حساب ہے۔ اس کے لئے ضرورت ہے کہ وہ کیفیت انسان کے اندر پیدا ہو جائے جو اسلام کا مغز اور اصل ہے۔ میں تو یہ جانتا ہوں کہ کوئی شخص مومن اور مسلمان نہیں بن سکتا۔ جب تک ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا سا رنگ پیدا نہ ہو"۔ (ملفوظات جلد ہشتم صہ ۲۶۰/۲۶۱)

الغرض اللہ تعالےٰ کے وجود کے ثبوت کے متعلق گزشتہ انبیاء علیہم السلام اور ان کے متبعین کی تصدیق نہایت اہمیت رکھنے کے باوجود اس امر کی مقتضی ہے کہ زندہ خدا کا ثبوت ہر زمانہ کے لوگوں کو دیا جائے تا کہ معترض اس کو محض گزشتہ لوگوں کے توہم کا نتیجہ یا محض افسانہ سازی قرار دے کر رد نہ کر دیں۔ چنانچہ آج تمام دنیا کے لوگوں پر یہ رنگ غالب ہے۔ یہ اسی لئے ہے کہ آج دنیا تجرباتی اور مشاہداتی ثبوت کے سوا کسی اور ثبوت سے مطمئن نہیں ہوتی اور حقیقت بھی یہ ہے کہ جب تک اللہ تعالےٰ کے وجود پر محکم یقین پیدا نہ ہو اس وقت تک کوئی انسان صحیح معنوں میں نیک اعمال بجا نہیں لا سکتا۔ انسان جو عمل کرتا ہے وہ اسی وقت صحیح عمل ہو سکتا ہے۔ جب یہ یقین پیدا ہو جائے کہ جو نتائج چاہتا ہے وہ اس عمل سے برآمد ہو سکتے ہیں۔ جب ہم کسی منزل پر پہنچنا چاہتے ہیں تو وہی راستہ اختیار کرتے ہیں۔ جس کے متعلق ہمیں یقین کامل ہوتا ہے کہ یہ راستہ ہمیں ہماری منزل مقصود تک پہنچا دے گا۔ جو لوگ پہلے اس راستہ پر چل کر اس منزل پر پہنچے ہیں واقعی ان کی تاریخی شہادت بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ لیکن جب کوئی انسان ہمارے ذاتی علم میں اس راستہ سے منزل مقصود پر پہنچے، تو اس سے اور بھی یقین ہوتا ہے۔ تاہم یقین کا اس سے بھی ایک اوپر مقام ہے، اور وہ یہ ہے کہ کوئی انسان خود اس راستہ سے منزل مقصود پالے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ کے وجود کا ثبوت صرف اپنے تجربہ سے ہی نہیں دیا۔ اور صرف آپ نے اپنے نشانات ہی نہیں دکھلائے۔ بلکہ آپؑ نے یہ دعوےٰ بھی فرمایا کہ ہم دوسروں کو بھی جو ہماری صحبت میں رہے اللہ تعالےٰ سے ملا سکتے ہیں:

نائیجیریا میں تبلیغِ اسلام اور اس کے شاندار نتائج

سر احمد و بیلو مرحوم کی قابلِ قدر اسلامی خدمات اور ان کا احمدیہ مشن کے نام ایک خط

(مکرم مولوی نصیر الدین احمد صاحب ایم۔ اے۔ انچارج مشن نائیجیریا)

اِس سال کا آغاز انقلاب سے ہوا ہے۔ لیکن اس کا عام حالاتِ زندگی پر کوئی اثر نہیں پڑا۔ ہمارا تبلیغ کا کام بفضلہ تعالیٰ حسبِ معمول کامیابی کے ساتھ جاری رہا۔ لوگ خاصی تعداد میں جماعت میں شامل ہو رہے ہیں۔ ہمارا اخبار باقاعدگی سے جاری ہے اور اس کی مقبولیت میں اضافہ ہو رہا ہے۔

اسی دوران مکرمی منیر احمد صاحب عارف نے شمالی نائیجیریا کے مشنوں کا دورہ کیا اور مکرمی محمد شبیر صاحب شاد نے مغربی اور مڈ ایسٹ کے دورے کئے خدا تعالیٰ کے فضل سے ان دوروں کے نتیجہ میں جماعتوں میں بیداری پیدا ہوئی ہے۔

ابادان کی زیرِ تعمیر مسجد کی پہلی منزل تیار ہو گئی ہے۔ دوسری منزل میں مشن ہاؤس کی تعمیر کا کام شروع ہو گیا ہے۔

اِن دنوں یورپ کے ممالک سے بہت سے سیاح نائیجیریا میں آ رہے ہیں۔ ایک جرمن (تین افراد کا) قافلہ ہمارے مشن ہاؤس میں بھی آیا۔ ہم نے ان کو اسلام پر لٹریچر دیا اور تبلیغ کی۔ ان میں سے ایک شخص پاکستان میں آٹھ ماہ گزار آیا تھا اور اسلام اور احمدیت کے بارہ میں اُسے کافی معلومات حاصل تھیں۔

ایک گروپ ایسٹ افریقہ سے آیا۔ اس میں یوگنڈا یونیورسٹی کا ایک برٹش پادری پروفیسر اور ایک افریقن عیسائی استاد اور ایک جرمن استاد شامل تھے۔ ہوائی اڈہ سے یہ سیدھے احمدیہ مومنٹ کے چیف امام شوڈ یندے کے ہاں آئے۔ امام شوڈ ینڈے نے مسلمان لیڈر گھر بلائے ہوئے تھے اور خاکسار کو بھی بُلایا۔ کچھ سوالات انہوں نے یہاں کے لوگوں سے کئے اور کچھ یہاں والوں نے اُن سے کئے۔

ایک عیسائی پادری کا اعتراف

ہمارے سوالات اور تجاویز کے جواب میں یورپین پادری نے کہا کہ ہمیں اس بات کا اعتراف ہے کہ عیسائیوں نے اسلام پر حملے کئے ہیں اور اسی لحاظ سے مسلمانوں پر زیادتی کی ہے مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا احترام کرتے اور اُن کو خدا کا فرستادہ نبی تسلیم کرنا جزوِ ایمان سمجھتے ہیں مگر عیسائیوں نے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف غلط پراپیگنڈا کیا ہے۔ انہوں نے یہ تسلیم کیا کہ آنحضرتؐ کا اس لحاظ سے عیسائیوں پر احسان ہے کہ اُن کی عزت کو قائم کیا اور کہا کہ ہم نے اب یہ تہیہ کیا ہے کہ اس روش کو بدلا جائے اور مسلمانوں کے دلوں کو اس طرح مجروح نہ کیا جائے۔ اور پھر یہ بھی کہا کہ

"میں تو صرف ایک خدا کو
مانتا ہوں اور تثلیث کے
عقیدہ کو تسلیم نہیں کرتا۔"

> "مَیں نے تمام مسلمانوں کو جہاں کہیں بھی ہوں بُلایا ہے کہ ہم اپنے تمام تر ذرائع کو مجتمع کر کے اپنے مذہب کے استحکام و اشاعت کیلئے کوشش کریں مجھے خوب علم ہے کہ اس مقصد کے لئے احمدیہ مشن ایک زبردست مہم سرانجام دے رہا ہے نہ صرف نائیجیریا میں بلکہ ساری دنیا میں۔"
>
> (سر احمد وبیلو مرحوم سابق وزیرِاعظم شمالی نائیجیریا)

صلح و امن کے تین گُر

خاکسار نے ان سے بانیٔ احمدیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان کردہ صلح اور آشتی اور مختلف مذاہب کے آپس میں محبت اور تعاون سے رہنے کے بارہ میں جو تین گُر بتائے ہیں اُن پر روشنی ڈالی۔ یعنی

اوّل:۔ بجائے دوسروں میں عیوب تلاش کرنے کے جو اپنے پاس اچھائیاں موجود ہیں اُن کو پیش کیا جائے تاکہ دونوں یہ دیکھ لیں کہ اُن میں کہاں کہاں کمی ہے۔

دوم:۔ آپس میں بحث کرتے وقت بجائے افراد کو معیارِ صداقت بنانے کے دونوں مذاہب کے بنیادی اصولوں کو پرکھا جائے ورنہ ذاتیات میں پڑ کر اور ایک دوسرے کے مذہبی پیشواؤں پر حملے کرنے کی نوبت آ سکتی ہے۔

سوم:۔ اپنے مذہب کے اُصول خود اپنی طرف سے نہ بنائے جائیں بلکہ اپنے مذہب کی مقدس الہامی کتب سے انہیں پیش کیا جائے۔

یوگنڈا کے برٹش پادری بہت منکسر المزاج ہیں۔ ان کا نام مسٹر Hinkle N. R. ہے۔ یہ چار سال پاکستان میں بھی رہے ہیں اور اُردو بھی بول سکتے ہیں۔

یہ گھانا میں مکرم مولانا نذیر مبشر صاحب اور مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب سے بھی ملے ہوئے ہیں۔

مسلمانوں کے اتحاد کی تحریک

نائیجیریا میں اب بفضلہ تعالیٰ مسلمان بڑی تیزی سے بیدار اور متحد ہو رہے ہیں لیگوس میں ایک نائیجیریا مسلم کونسل قائم ہوئی ہے جس میں ہماری جماعت سے بھی تین نمائندے شامل ہیں۔ (خاکسار ان میں سے ایک ہے)۔

۵ فروری کو کاڈونا میں نائیجیریا کے تمام مسلمانوں کا ایک عظیم الشان اجتماع

> "مَیں خدائے واحد کو مانتا ہوں اور عقیدۂ تثلیث کو تسلیم نہیں کرتا۔ مجھے اس امر کا بھی اعتراف ہے کہ عیسائی مسلمانوں پر ناروا حملے کرتے رہے ہیں۔ حالانکہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کا یہ عیسائیوں پر احسان ہے کہ انہوں نے حضرت مسیحؑ کی عزت کو قائم کیا۔"
>
> (ایک عیسائی پادری)

شمالی نائیجیریا کے مرحوم وزیرِ اعظم سر احمد وبیلو کی صدارت میں منعقد ہوتا تھا لیکن موجودہ انقلاب میں سر احمد وبیلو کے شہید ہو جانے کی وجہ سے اسے ملتوی کر دیا گیا۔ شمال میں ایک جماعت نصر الاسلام کے نام سے قائم ہوئی ہے سکیم یہ تھی کہ اس کا افتتاح کیا جاتا اور اسی موقع پر شمالی اور جنوبی نائیجیریا کی تمام سوسائٹیوں کو مجتمع کر کے ایک متحدہ کونسل قائم کی جائے۔

ہم نے اپنے اخبار ٹرتھ میں ایک ایڈیٹوریل کے ذریعہ اِس بات کی تحریک کی کہ مسلمانوں کو اپنے آپ کو حالات کے مطابق ڈھالنا چاہیئے اور اس ملتوی شدہ کانفرنس کو ضرور منعقد کرنا چاہیئے۔ شمالی نائیجیریا کے گرینڈ قاضی ابوبکر گمّی کے پاس جب ہمارا یہ پرچہ گیا تو انہوں نے اِس کا حوالہ دیتے ہوئے مسلمان لیڈروں سے اِس کانفرنس کو منعقد کرنے کی تحریک کی اور اسی طرح مسلمانوں میں جو اچانک جمود طاری ہو گیا تھا وہ جاتا رہا۔ اب یہ کانفرنس عنقریب ہو رہی ہے۔ اِس کانفرنس میں ہمارے جنرل سیکرٹری اور خاکسار شامل ہو رہے ہیں۔ گزشتہ مرتبہ بھی خاکسار اور ہمارے جنرل سیکرٹری مدعو تھے۔ اِس موقعہ پر احمد وبیلو یونیورسٹی کے وائس چانسلر اور یونیورسٹی سٹوڈنٹ کی یونین کی طرف سے چٹھی موصول ہوئی کہ اِس موقعہ پر خاکسار وہاں کے طلباء سے خطاب کرے۔

سر احمد وبیلو مرحوم

سر احمد وبیلو مرحوم کی وفات پر مسلمانوں نے کمال صبر کا نمونہ دکھایا ہے اور شمال میں کسی قسم کا فساد نہیں ہوا۔ سر احمد وبیلو نے اپنا تن من دھن اسلام کی خدمت کے لئے لگا دیا تھا۔ لاکھوں کی تعداد میں مشرکوں کو

حلقہ بگوش اسلام کیا اور مسلمانوں کے اتحاد کی پوری پوری کوشش کی۔ جب گزشتہ سال خاکسار ان کے مکان پر ملنے گیا تو آپ نے اپنے بعض وزراء کے ساتھ ہمارے وفد کا استقبال کیا اور نہایت محبت سے پیش آئے اور ہماری تبلیغی کوششوں کو سراہا اور اپنی مکہ میں کی ہوئی تقریر کا ریکارڈ ہمیں دیا۔

یہاں کے ایک مشہور اخبار میں ان کے حالاتِ زندگی گزشتہ سال چھپے تھے اس میں لکھا تھا کہ آپ کا ۱۹۳۸ء سے یہ دستور تھا کہ آپ چارپائی پر نہیں سوتے تھے بلکہ چٹائی پر سوتے تھے اور رات کو صرف تین گھنٹے سوتے تھے اور نماز و روزہ کے پابند تھے اور ہر سال حج خود بھی کرتے اور غرباء کو حج کرواتے۔

اب انکی وفات کے بعد جب انکی میراث کا جائزہ لیا گیا تو لوگ یہ معلوم کر کے حیران و ششدر رہ گئے کہ ان کا کسی جگہ ایک پیسہ بھی بینک بیلنس نہیں ہے۔ اپنی تنخواہ بھی غرباء میں تقسیم کر دیتے یا تالیفِ قلوب میں صرف کر دیتے۔ اور ان کے قتل پر خوش ہونے والے بھی کفِ افسوس مل رہے ہیں کہ ایسا اچھا آدمی قتل نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ اور یہ عام کہا جاتا ہے کہ عثمان ڈن فودیو کے بعد اب تک ایسا آدمی پیدا نہیں ہوا تھا۔ اور نہ جانے اب کتنی صدیوں میں پھر ایسا آدمی پیدا ہو۔

احمدیہ مشن کے نام آپکا ایک خط

۱۹۶۴ء میں ان کی طرف سے جو مشن کے نام خط آیا تھا اس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

"پیارے الحاج این ڈی احمد!

آپ کے تین ستمبر ۱۹۶۴ء والے خط کا بہت بہت شکریہ فی الحقیقت آپ نے جو قابلِ قدر الفاظ میرے حق میں استعمال کئے ہیں میں ان میں اپنے لئے اعزاز محسوس کرتا ہوں آپ اور ہم دونوں جانتے ہیں کہ ایک درخت اکیلا باغ نہیں کہلا سکتا اس لئے میں نے تمام مسلمانوں کو جہاں کہیں بھی ہوں بلایا ہے کہ ہم اپنے تمام تر ذرائع کو مجتمع کر کے اپنے مذہب کے استحکام اور اشاعت کیلئے کوشش کریں۔ مجھے تو یہ علم ہے کہ اس مقصد کے لئے احمدیہ مشن ایک زبردست مہم سرانجام دے رہا ہے۔ نہ صرف نائیجیریا میں بلکہ ساری دنیا میں۔ اور مجھے یقین ہے کہ کامیابی بالآخر ہماری ہی ہوگی میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمیں حوصلہ استقلال اور برداشت کی توفیق عطا فرماوے تاکہ ہم اسلام کی ترقی کا باعث بن سکیں۔ آمین!"

حجاز "سرزمینِ خدا" ہے

کتباتِ مصر کی شہادت

(مکرم شیخ عبد القادر صاحب جالی سٹریٹ اسلامیہ پارک لاہور)

قرآن حکیم کا دعوے ہے کہ مکہ معظمہ ام القریٰ ہے۔ کعبۃ اللہ اوّلین گھر ہے جو کہ لوگوں کے افادۂ روحانی کے لئے بنایا گیا۔ گویا ساری دنیا نے تہذیب و تمدن اور روحانیت کا دودھ مکہ معظمہ کی چھاتیوں سے پیا ہے مستشرقین کہتے ہیں کہ کعبۃ اللہ ایک بُتکدہ تھا جس میں ایک بڑا معبود اللہ دوسرے معبودوں کے ساتھ پُجتا تھا۔ اسلام سے پہلے یہ کبھی بھی ان معنوں میں "خدا کا گھر" نہیں بنا جس کا دعویٰ قرآن حکیم کو ہے۔ کعبۃ اللہ توحید کا نہیں بلکہ شرک کا مرکز رہا ہے۔ قرآن حکیم نے کہا کہ یہ گھر خالصتاً خدائے واحد کی عبادت کے لئے بنایا گیا توحید کے اس مرکز کو مشرکین نے شرک کی آماجگاہ بنا دیا مستشرقین شرک اوّل اور توحید آخر کا نعرہ لگاتے ہیں۔

فلپ حتی اپنی مشہور کتاب "تاریخ عرب" میں لکھتے ہیں کہ اللہ قریش کا قبائلی دیوتا تھا جس کی پوجا کا مرکز کعبہ تھا۔ حجر اسود کو آسمانی پتھر کے طور پر پوجا جاتا۔

مارگولیتھ اپنی کتاب "محمد" میں لکھتے ہیں:۔

"اللہ اصل میں قریش کے خاندانی دیوتا کا نام تھا اس لئے بانیٔ اسلام کی توحید پرستی کے یہ معنی ہیں کہ انہوں نے دوسرے قبائل کے دیوتاؤں کو مٹا کر اپنے خاندانی دیوتا کی الوہیت کا اعلان کیا" ص ۱۹

فلپ حتی "شرک کی حقیقت" یوں بیان کرتے ہیں:۔

"جنوبی عرب کا ایک کتبہ بت پرستی کے متعلق لفظ "شرک" استعمال کرتا ہے اس میں ایک بڑے خدا کے ساتھ دوسرے دیوتاؤں کی پوجا کی جاتی تھی اور اسی شرک کے خلاف پیغمبر عرب نے بڑی شدّ و مد سے تعلیم و تلقین فرمائی ہے"۔

معبودِ حقیقی کے اسم ذات اللہ کے متعلق مستشرقین کے اس قسم کے اعتراضات کا جواب بڑی تفصیل سے الفرقان کے مضامین میں دیا جا چکا ہے۔ (الفرقان ستمبر و اکتوبر ۶۴ء) اللہ معبودِ حقیقی کا اسم ذات ہے۔ تاریخ کے کسی دور میں بھی اللہ کو قبائلی معبود کی شکل نہیں دی گئی۔ ہاں اللہ تعالیٰ کے تقرب کے لئے بہت سے دیوتا بنائے گئے۔ بیت اللہ کے نام میں یہ لفظ اسی وقت سے شامل ہے جب یہ گھر خدا تعالیٰ کے نام پر بنایا گیا۔

حجاز میں چونکہ خدا تعالیٰ کا اوّلین گھر تھا مصر کے کتباتِ قدیمہ میں عرب اور خصوصاً حجاز کو "پانطر" یعنی "خدا تعالیٰ کی سرزمین" کہا گیا۔ حتی نے تسلیم کیا ہے کہ عرب سامی نسل کا گہوارہ ہے:۔

"۳۵۰۰ قبل مسیح کے آس پاس سامی مہاجرین وادی نیل میں مصر کی سابقہ حامی نسل میں آن دھنسے۔ انہی کے میل سے تاریخی عہد کی وہ مصری قوم پیدا ہوئی جس نے تمدن کے بہت سے مبادی کی بنیاد ڈالی"۔

عرب سے اُٹھ کر مصر میں جانے والے سامیوں نے مصری آبادی میں مدغم ہونے کے بعد بھی حجاز کو ہمیشہ "سرزمینِ خدا" کے نام سے یاد کیا۔ آج سے ساڑھے چار ہزار سال پہلے کے کتباتِ مصر میں ہمیں یہ نام ملتا ہے۔ اسکے بعد ہر عہد میں یہ نام دہرایا گیا۔ ان کتبات میں یہ بھی لکھا ہے کہ یہ مقدس سرزمین روحانیات کا مرکز اور الہیات کا مبداء ہے مصر کے سب دیوتے اسی مقدس سرزمین سے آئے۔ اسی مقدس ملک میں پنٹ کا علاقہ ہے جو کہ خوشنما پودوں، خوشبودار مصالحوں اور ہر قسم کی نعماء کا گہوارہ ہے۔ مراد یمن ہے۔

۱۔ ۲۵۰۰ قبل مسیح میں ساحور فرعون کے زمانہ کا کتبہ ملا ہے۔ اس میں عرب کے مغربی ساحل یعنی حجاز اور یمن کو "پانطر" کہا گیا یعنی سرزمین خدا یا مقدس سرزمین۔ جس میں پنٹ واقع ہے:۔

۲۔ ۲۰۰۰ قبل مسیح میں فرعون "مین تو ہوتپ" نے سرزمینِ خدا کے تحائف کا ذکر کیا ہے جو کہ اسے ملے۔

۳۔ ۱۵۰۰ قبل مسیح میں توتمس سوئم کا کتبہ ملاحظہ ہو۔ بحری سفر کے ذریعہ افواج مصر کے ہمراہ بادشاہ اور ملکہ "سرزمینِ خدا" سے ہو کر بخیر و عافیت پنٹ یعنی یمن میں پہنچے۔ اہل پنٹ حیران ہوئے کہ آپ اس دشوار گزار علاقہ میں کیسے آ گئے۔ کیا آپ آسمان کے راستوں سے آئے یا "سرزمینِ خدا" کے ساحل کے ساتھ ساتھ سفر کرتے ہوئے یہاں پہنچے۔

اسی کتبہ میں سرزمینِ خدا اور پنٹ کی شاندار اشیاء کا ذکر ہے جو کہ واپسی پر بحری بیڑوں میں لادی گئیں۔ خوشبودار لکڑیاں، ہاتھی دانت، مصالحے اور ایمو کا فراہم کردہ سونا۔ ایمو عرب کے بدوؤں کو کہتے تھے۔ یہ وہی لفظ ہے جو کہ عربی میں اُمّی ہے۔ ایمو، اُمّی کی جمع ہے۔ یعنی اُمّیین۔

بادشاہ کہتا ہے کہ میں نے یہ سفر دیوتاؤں کی تحریک پر کیا ہے۔ آمون دیوتا بادشاہ سے مخاطب ہوتا ہے۔

"میں نے تجھے پنٹ سے لیکر سرزمینِ خدا میں واقعہ وہ ساری زمینیں جو کہ دیوتاؤں کی ہیں بخش دیں"۔

اس سے معلوم ہوتا ہے سرزمینِ خدا دیوتاؤں کی جگہ ہے یعنی مائکہ۔ اللہ کا مہبطِ پنٹ یعنی یمن کے متعلق آمون دیوتا کے الفاظ ہیں۔

"سرزمینِ خدا میں یہ ایک نہایت درجہ بابرکت اور شاندار قطعہ زمین ہے بلا شک و شبہ یہ ملک میری مسرتوں اور خوشنودی کا آماجگاہ ہے سرزمینِ خدا کے جنوب میں اہلِ پنٹ بستے ہیں"۔[1]

۴۔ ۱۸۰۰ قبل مسیح میں سانخ کارا فرعون کے زمانہ میں عرب کی مہم کے حالات ایک کتبہ میں محفوظ ہیں۔ مہم کا سردار لکھتا ہے:۔

"جب میں سبا سے لوٹا تو میں نے شہنشاہِ معظم کے حکم کے مطابق "ارضِ خدا" کی بندرگاہوں سے ہر قسم کی پیداوار و مصنوعات کو حاصل کیا اور اپنے ہمراہ لے آیا۔ پنٹ کے خوشبودار مصالحے میں نے فرعون کے لئے حاصل کئے"۔

برگش نے اس کتبہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ سرزمینِ خدا یا مقدس سرزمین سے مراد ملک عرب کا مغربی ساحلی علاقہ ہے یعنی حجاز۔ (تاریخ مصر از برگش ص ۱۱۷)

پھر یہی عالم اپنی دوسری کتاب میں لکھتا ہے کہ پنٹ اور مقدس سرزمین سے مراد۔ عرب کا جنوبی حصہ اور مغربی ساحلی علاقہ ہے۔ یہ سرزمین مصری روایت کی رُو سے دیوتاؤں کا اصل گھر اور انکی زاد بوم ہے۔

(تاریخ مصر از برگش مطبوعہ ۱۹۰۲ء ص ۳۲۷)

بریسٹڈ کے شائع کردہ آثار مصر میں دو ہزار سال قبل مسیح سے لیکر ۷۰۰ قبل مسیح تک کے کتبات میں برابر "سرزمینِ خدا" کا ذکر ہمیں ملتا ہے۔ شروع میں حجاز کا مغربی ساحلی علاقہ مراد لیا گیا جس میں مکہ معظمہ واقعہ ہے۔ پھر سارے عرب کے لئے یہ نام مروّج ہو گیا۔

تاریخ قدیم کی اس شہادت سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ انسانی تہذیب کی ابتداء ہی میں حجاز کو روحانیت کا مرکز، مقدس سرزمین اور خدا تعالیٰ کی تجلیات کا مرجع اور منبع سمجھا گیا یہی وجہ ہے کہ اس کا نام پانطر زبان زدِ خلائق تھا یہ سب کچھ کیوں تھا۔ قرآن حکیم نے بتایا کہ یہاں وہ بیت العتیق ہے جو کہ نسلِ انسانی کا روحانی مرکز اور کعبہ مقصود ہے۔ ان اوّل بیت وضع للناس کی حقیقت اب روزِ روشن کی طرح*

*۔ واضح ہے۔ یہ امر بھی صاف ہو گیا کہ ابتداء میں حجاز کو خدا تعالیٰ کا تخت گاہ سمجھا گیا۔ بعد میں مختلف دیوتا اس علاقہ کی طرف منسوب کر دئے گئے۔ لوگوں نے دیوتاؤں کو یاد رکھا۔ خدائے حقیقی کو بھول گئے۔ اصل منبع کو فراموش کر دیا۔ لیکن "پانطر" نام مدت مدید تک باقی رہا جس کے معنی سرزمینِ خدا یا ارضِ حرم کے ہیں +

[1] یہ سب حوالے بریسٹڈ کے مرتبہ کتباتِ مصریہ لئے گئے ہیں ملاحظہ ہو Ancient record of Egypt by Breasted جلد اوّل نمبر ۱۳۳ و جلد دوم نمبر ۲۵۳، نمبر ۲۵۷، نمبر ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۸۔

حضرت المصلح الموعودؓ کے اخلاقِ حسنہ اور اوصافِ حمیدہ کے چند واقعات

(از مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب۔ ریٹائرڈ ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز)

ایک غیر از جماعت معزز خاندان کی بھرپور امداد

۱۹۳۲ء کی بات ہے جب کہ میں جام پور میں تھا۔ میرے ایک غیر از جماعت مخلص دوست جو جام پور کے ایک معزز سید گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں اور اس وقت خدا تعالےٰ کے فضل سے اس نواح میں معزز ترین لوگوں میں شمار ہوتے ہیں، ایک مقدمہ زیر دفعہ ۴۰۹ تعزیرات ہند میں پھنس گئے ابتدائی عدالت نے انھیں ۱½ سال قید بامشقت اور دو ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا سنادی! انہوں نے مجھ سے خواہش کی کہ کسی طرح محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو اس پر آمادہ کیا جاوے کہ وہ سشن کورٹ ڈیرہ غازی خان میں ان کی وکالت کریں۔ اس وقت محترم چوہدری صاحب کا تقرر سر فضل حسین صاحب مرحوم کی جگہ وائسرے کونسل میں ہوچکا تھا۔ گو ابھی تک انہوں نے چارج نہ لیا تھا۔ نیز محترم چوہدری صاحب لاہور ہائی کورٹ کے چوٹی کے وکلاء میں سے تھے۔ لہٰذا بظاہر حالات ان کا ڈیرہ غازی خان جیسے دور افتادہ مقام پر ایک ماتحت عدالت میں تشریف لانا ممکن نہ تھا، لیکن چونکہ وہ خاندان بہت معزز تھا۔ اور ہندو اس مسلمان سید خاندان کو ذلیل کرنا چاہتے تھے لہٰذا میں ان کے ہمراہ قادیان پہنچا اور حضرت والد ماجد حافظ نبی بخش صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ذکر کیا۔ والد صاحب ہمارے ہمراہ حضرت اقدس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اگر یہ خاندان گردش میں آگیا تو مسلمانوں کو اس علاقہ میں سخت زک پہنچے گی۔ یہ حالات سن کر حضورؓ نے اسی وقت محترم چوہدری صاحب کو لکھوایا کہ وہ ڈیرہ غازی خان پہنچ کر ان کے کیس کی پیروی کریں۔ محترم چوہدری صاحب بے حد عدیم الفرصتی کے باوجود اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ڈیرہ غازی خان تشریف لے گئے اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے انہیں بری کرادیا۔ حضور کی کرم نوازی سے اس خاندان نے بعد میں بہت ترقی کی حضور کی اس شفقت کا ان پر اتنا اثر ہے کہ تقریباً ۲۰ سال کے بعد ایک دفعہ ایک معزز افسر ضلع نے جو محترم شاہ صاحب کا مہمان تھا، احمدیوں کے متعلق کچھ برا بھلا کہا تو انہوں نے برداشت نہ کیا اور مہانداری کے اصولوں کے برخلاف انہیں زجر و توبیخ کی۔ اس پر انہوں نے طعنہ دیا۔ کہ کیا تم مرزائی ہو گئے ہیں، محترم شاہ صاحب نے جواباً کہا کہ "مرزائی تو نہیں۔ البتہ مرزائیوں کا غلام ضرور ہوں۔"

ایک ہندو افسر کی حضور کے اخلاقِ فاضلہ کے متعلق گواہی

۱۹۳۵ء سے ۱۹۳۹ء تک میں شجاع آباد میں تعینات تھا۔ اُن دنوں جب حضور سندھ تشریف لے جاتے۔ تو خاکسار چند ایک معزز دوستوں کے ہمراہ حضور کی زیارت کے لئے سٹیشن پر حاضری دیتا۔ ۱۹۳۵ء والی احرار کانفرنس کے بعد ایک دفعہ جب حضور وہاں سے گزر رہے تھے تو میں نے وہاں کے سرکاری ڈاکٹر چاند نرائن صاحب سے سٹیشن پر چل کر حضور کی زیارت کرنے کو کہا خود تو وہ کسی ضروری کام وجہ سے نہ جاسکے لیکن دوسرے دوستوں کو مخاطب کرکے کہا آپ سب کو ضرور ان کی زیارت کرنا چاہیئے۔ وہ تو کوئی بڑے ہی مہاتما ہیں۔ کہنے لگے کہ میرے ایک ماموں سب انسپکٹر پولیس ہیں۔ جب احرار نے قادیان میں کانفرنس کی تو وہ وہاں ڈیوٹی پر تھے۔ ایک دن پولیس کے افسروں نے باہم مشورہ کیا۔ کہ وہ حضورؓ کی زیارت کریں اور بچشم خود دیکھیں کہ جس انسان کی مخالفت میں اتنے لوگ ہیں جن میں گورنمنٹ کے بعض افسران بھی شامل ہیں۔ وہ کن صفات کا مالک ہے۔ انہوں نے بتلایا کہ ہم چند پولیس افسر ایک دن اکٹھے ہوکر ہو گئے۔ ہمیں فوراً ہی زیارت کی اجازت مل گئی۔ چنانچہ ہم کمرہ ملاقات میں گئے اور عرض کیا کہ ہمیں کچھ عرض نہیں کرنا۔ ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ حضور کچھ دیر ہمیں اپنی صحبت میں بیٹھنے کی اجازت دیں چنانچہ ہم کچھ دیر وہاں ٹھہرے رہے اور حضور اپنے کام میں مشغول رہے، واپسی کے وقت ہم نے عرض کیا۔ کہ ہمیں کچھ نصائح کی جائیں تو حضورؓ نے فرمایا کہ میری نصیحت یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کی عبادت کریں، اس سے ہر وقت ڈریں، اس کی مخلوق کو تنگ نہ کریں۔ ہر ایک کے ساتھ اخلاق سے پیش آئیں۔"

ہمیں تو توقع تھی کہ حضور ہمیں یہ کہیں گے کہ اسلام قبول کرو۔ اور ہندو مذہب چھوڑ دو۔ ورنہ دوزخ میں جاؤ گے۔ اور کچھ اپنی بریت میں بھی باتیں کریں گے۔ لیکن ہماری حیرانی کی کوئی حد نہ رہی جب ہم نے دیکھا کہ حضور نے نہ ہی ہمارے جذبات کو صدمہ پہنچایا اور نہ ہی کوئی خوشامدانہ بات کی۔ اس سے ہم نے سمجھ لیا کہ یہ انسان ضرور کوئی مہاتما ہے، جسے اس دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت بھی مرعوب نہیں کرسکتی۔

حضور کا ذہین ہونا۔

شجاع آباد میں کئی دفعہ مشہور احراری لیڈر قاضی احسان احمد صاحب جو اس وقت نوعمر تھے میرے پاس آیا کرتے تھے دو تین دفعہ انھوں نے کہا کہ آپ کے خلیفہ صاحب اس قدر ذہین ہیں اور ان کا دماغ اتنا اعلیٰ ہے کہ ہماری سکیمیں فیل کردیتے ہیں۔ میں انہیں کہتا کہ یہ ٹھیک ہے، لیکن تھوڑا سا آگے بڑھو اور یہ کہو کہ اللہ تعالےٰ کی امداد ان کے ساتھ ہے جو آپ کو کچھ کرنے ہی نہیں دیتی، لیکن چونکہ انہیں اس امر سے اتفاق نہ تھا، لہٰذا موضوع سخن بدل جاتا،

حضور کی دعا کا معجزانہ اثر

شجاع آباد کے قیام کے دوران مجھے ایک ایسا مرض لاحق ہوگیا کہ جس نے مجھے بالکل نڈھال اور مردہ کی مانند کردیا۔ تھوڑے تھوڑے دنوں کے بعد پیٹ میں اتنا شدید درد اٹھتا کہ میں بے ہوش ہوجاتا، تقریباً دو سال میں نے ہر قسم کے علاج کئے لیکن حالت خراب ہوگئی، آخر تنگ آکر میں نے امرتسر کے سرکاری ہسپتال میں داخلہ لے لیا، وہاں ٹسٹ ہوئے اور یہ فیصلہ ہوا کہ میرے پتہ اور اپنڈکس بردو کا اپریشن ہوگا۔ اس سے مجھے گھبراہٹ پیدا ہوئی اور میں ایک دن بلا اجازت ہسپتال سے چلا گیا اور قادیان پہنچ اور حضور کی خدمت میں حاضر ہوکر تمام ماجرا عرض کیا حضورؓ نے توجہ سے سن کر فرمایا کہ آپ کو اپنڈے سائٹس تو قطعاً نہیں ہاں پتہ میں نقص ہے۔ آپ علاج کرائیں میں دعا کروں گا ان شاء اللہ آرام آجائے گا۔ اس کے بعد مجھے یقین ہوگیا کہ میں تندرست ہوجاؤں گا، چنانچہ میں اپنی ملازمت پہ واپس چلا آیا اور ملتان کے ایک حکیم صاحب سے معمولی ادویات کے استعمال کرنا شروع کیں اور تین چار ماہ کے بعد بیماری کا نام و نشان بھی نہ رہا، حالانکہ اس سے قبل تقریباً دو سال یونانی اور انگریزی ادویات استعمال کرچکا تھا، پس یہ صرف حضورؓ کی دعا کا معجزانہ اثر تھا۔ جس نے میرے جیسے مردہ کی مانند مریض کو شفایاب کردیا، اس کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے آج تک مجھے پیٹ کی تکلیف نہیں ہوئی۔ حالانکہ غذا کے معاملہ میں سخت بدپرہیزی کرتا رہا ہوں میری شفایابی دیکھ کر میرے ایک معزز دوست نے جو اسی مرض سے فوت ہوئے انہوں نے حکیم صاحب کا وہی علاج کیا۔ لیکن وہ جانبر نہ ہوسکے۔ مارچ ۱۹۶۵ء میں

میں گورنمنٹ سروس سے ریٹائر ہونے سے تھوڑا عرصہ قبل میں نے حضور اقدس کی خدمت میں لکھا کہ اب خاکسار کو ربوہ میں خدمت دین کا موقعہ عطا فرمادیں تو حضور کی عین ذرہ نوازی ہوگی، سب دوست جانتے ہیں کہ حضور ان ایام میں کس قدر بیمار تھے لیکن اس کے باوجود حضور نے اس عاجز کی درخواست کو قبول فرماتے ہوئے صدر انجمن احمدیہ کو لکھوا دیا کہ انہیں حسب ضرورت کسی مناسب کام پر لگا دیا جائے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو اس وقت صدر صدر انجمن احمدیہ تھے، ازراہِ کرم نوازی مجھے ٹی آئی ہائی سکول میں ملازم مقرر کرنے کی سفارش کی جسے حضور نے قبول فرما کر میری تقرری فرمادی۔ مجھے جہاں حضور کی اس شفقتِ بے پایاں پر بے حد ناز رہے گا وہاں اس امر پر بھی فخر رہے گا کہ حضور پرنور کی زندگی کے مبارک ایام میں میں غالباً آخری فرد ہوں جو گورنمنٹ سروس سے ریٹائر ہو کر انجمن میں ایک معزز عہدہ پر حضور کی زیر ہدایت تعینات کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنی بے شمار رحمتوں سے نوازے اور حضور کی جسمانی و روحانی اولاد کا خود ہی والی ہو اور مجھے حضور کی توقعات کے مطابق کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

یوم مصلح موعود کے جلسے

یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر جن احمدی جماعتوں نے جلسے منعقد کئے ان میں سے بیشتر کے نام پہلے شائع ہو چکے ہیں مزید جن جماعتوں کی طرف سے جلسوں کی روداد موصول ہوئی ہے۔ ان کے نام درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ افسوس ہے کہ تفصیلی روداد بوجہ عدم گنجائش شائع نہیں ہو سکے گی۔

رحمان آباد۔ ضلع نوابشاہ۔ بہاول نگر۔ منڈی بہاؤالدین۔ نصرت آباد ضلع تھرپارکر جیکب آباد سندھ۔ باڈہ ضلع لاڑکانہ۔ منظفر گڑھ۔ فورٹ منرو۔ ڈسکہ۔ چھانگا مانگا مشرقی پاکستان۔ گوکھووال۔ سکھر۔ جہلم۔ کوئٹہ۔ جلال پور۔ گوٹھ اسماعیل ضلع نوابشاہ پشاور۔ جھنگ صدر۔ گھٹیالیاں۔ محمد آباد اسٹیٹ۔ آنبہ کرم پورہ۔ احمد آباد اسٹیٹ

جماعت ہائے احمدیہ حلقہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ توجہ فرمائیں

مکرم بشیر احمد صاحب زاہد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گھٹیالیاں ٹی آئی سکول و کالج نے تحریر فرمایا ہے کہ ان کے اردگرد و قریب کی جماعتوں میں سے کسی جماعت میں اگر خطبہ وغیرہ یا دیگر تربیتی اغراض کے لئے درد مند اور مخلص کارکنوں کی ضرورت ہو تو وہ ان کو اطلاع کر دیا کریں۔ کیونکہ ان کی جماعت میں اس کام کے لئے موزوں کارکن موجود ہیں جو کہ اس کام کو کرنے کے لئے بخوشی اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں گھٹیالیاں سے ملحقہ جملہ جماعتوں کے صدر صاحبان اس بات کو نوٹ فرمالیں اور حسب ضرورت مکرم بشیر احمد صاحب زاہد کو لکھ دیا کریں۔ اللہ تعالیٰ اس جماعت کے مخلص کارکنوں کے اس نیک جذبہ میں برکت عطا فرمائے۔

(انچارج اصلاح و ارشاد مقامی ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار نے محلہ دارالصدر غربی ربوہ میں مکان کی تعمیر شروع کرائی ہے۔ جس کی بنیادی اینٹ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے دعا فرمائی اور محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے وہ اینٹ بنیاد میں رکھی احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس مکان کی تعمیر کو ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ — انور احمد عباسی۔ کوٹھی المسکین دارالرحمت غربی۔

۲۔ میرے والد محترم جناب سید محمد لطیف صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر بیت المال کئی دن سے بعارضہ انفلوئنزا و دیگر عوارض سے بیمار چلے آ رہے ہیں صحت بہت کمزور ہو چکی ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سید علی اللہ شاہ سابق مبلغ مشرقی افریقہ

ضروری اعلان

حکومت پاکستان کا نیا دارالحکومت اسلام آباد بفضل اللہ تعالیٰ تیزی سے ترقی کر رہا ہے۔ حکومت پاکستان کی وزارتوں اور دوسرے محکمہ جات میں جہاں احمدی احباب کراچی اور دوسرے مقامات سے تبدیل ہو کر آرہے ہیں۔ وہاں بعض دوسرے احمدی احباب مقامی دفاتر مثلاً سی۔ ڈی۔ اے اور اس کی ذیلی شاخوں میں بھی مقامی طور پر تعینات ہوتے رہتے ہیں اور بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ ایسے کئی احباب ایک عرصہ تک جماعت احمدیہ اسلام آباد کی تنظیم میں لاعلمی کی وجہ سے منسلک نہیں ہوتے چنانچہ احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ اسلام آباد کی تنظیم موجود ہے اور تمام نئے آنے والے احمدی احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ جب بھی تبدیل یا تعینات ہو کر اسلام آباد تشریف لائیں تو وہ مندرجہ ذیل پتہ پر خاکسار کو ملیں یا رابطہ پیدا کریں۔ انشاء اللہ جماعت ھذا ایسے نوآمدہ احباب کی خدمت کے لئے ہر ممکن کوشش کرے گی۔ اسی طرح جو احباب اسلام آباد میں مقیم ہوں۔ اور انہوں نے ابھی تک جماعت سے خود کو منسلک نہیں کیا ان سے بھی التماس ہے کہ وہ مندرجہ ذیل پتہ پر ملاقات کریں۔ اور جماعت سے وابستگی پیدا کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔ والسلام

خاکسار شیخ عبدالوہاب۔ سیکشن آفیسر بنگلہ ۲۴۲ سیکٹر G-6/2 اسلام آباد۔ ٹیلیفون: گھر ۲۳۳۳ دفتر 64574

اطفال اور تحریک جدید

حضرت امیرالمومنین کے تازہ ارشاد کی تعمیل میں ہر بچے کو تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل ہونا چاہیئے۔ نیز براہ راست مجالس اطفال کے وعدے نے کر جلدی مرکز کو بھجوا دیں۔ اور اس کی اطلاع ہمیں بھی دیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

رپورٹ جلد بھجوائیں

ماہانہ رپورٹ کارگزاری جلد از جلد بھجوائیں۔ جن مجالس نے ابھی تک کوئی رپورٹ نہیں بھجوائی یا بے قاعدگی سے بھجوائی ہیں ان کو چاہیئے کہ اب وہ باقاعدگی اختیار کریں تاکہ مرکز اطفال کے کام کے متعلق صحیح اندازہ کر سکے۔ سال کے ۵ ماہ گزر چکے ہیں۔ مگر ابھی تک اطفال کی مجالس کوئی خوشکن نتائج نہیں ظاہر کر رہی ہیں۔ اس لئے میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ تمام سستیاں ترک کر کے پوری توجہ سے کام کریں۔ اور مکمل رپورٹیں بھجوائیں۔

مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

چندہ وقف جدید

معزز نمائندگان مجلس مشاورت سے گذارش ہے کہ ربوہ آتے ہوئے اپنی جماعتوں کا وصول شدہ چندہ وقف جدید اپنے ہمراہ لیتے آئیں۔ اور دفتر وقف جدید میں تشریف لا کر اپنی جماعتوں کے حسابات کو ملاحظہ فرمالیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔ نیز اپنا پتہ اور چٹ نمبر کا حوالہ خوشخط لکھا کریں۔

مینیجر

اہم اور ضروری خبروں کا خلاصہ

● ڈھاکہ ۱۸ مارچ — صدر محمد ایوب خاں نے کہا ہے کہ بھارت کے ساتھ حالیہ جنگ نے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ ہمارے فوجی جوان اعلیٰ صلاحیتیں رکھتے ہیں اور ہمارے لڑائی کے طریقے بہترین ہیں۔ صدر محمد ایوب خاں یہاں فوجی افسروں کے ایک اجتماع سے خطاب کر رہے تھے صدر نے حالیہ جنگ میں پاکستانی فوجیوں کو ان کی شجاعت اور جوانمردی پر خراجِ تحسین پیش کیا اور کہا کہ اس جنگ میں نہ صرف پاکستانی مسلح افواج نے بلکہ ہر پاکستانی نے بے مثال کردار اور جرأت کا مظاہرہ کیا ہے۔

صدر نے کہا ہر شخص نے دفاعی کوششوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور سترہ روز کی جنگ میں ہر پاکستانی مرد، عورت اور بچے نے یہ ثابت کر دیا کہ ہم ایک ایسی بہادر قوم کے افراد ہیں جو اپنے وطن کے دفاع اور اپنی آزادی اور خودمختاری کے تحفظ کے لئے بڑے سے بڑے دشمن کا ڈٹ کر مقابلہ کر سکتی ہے۔

صدر ایوب نے اپنی تقریر میں ان سیاسی عوامل اور مسائل کا بھی تجزیہ کیا جن کی بناء پر یہ جنگ رونما ہوئی تھی۔ انہوں نے ان بین الاقوامی حالات پر بھی روشنی ڈالی جو پاکستان اور بھارت کی جنگ پر اور اس کے بعد ہونے والے واقعات پر اثر انداز ہوئے۔

● نئی دہلی ۱۸ مارچ — بھارت کے جنگی تیاریوں کے وزیر مسٹر رگھو رمیا نے بتایا ہے کہ بھارتی سائنسدان خودکار میزائل بنانے میں مصروف ہیں۔ انہوں نے آج ایک مباحثہ میں تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ بھارتی سائنسدانوں نے ایک بارودی سرنگ بھی تیار کی ہے جس کا سراغ نہیں لگایا جا سکے گا۔

● نیویارک ۱۸ مارچ — سلامتی کونسل نے کل اپنے اجلاس میں قبرص میں امن بحال رکھنے کے لئے اقوامِ متحدہ کی فوج کو مزید تین مہینے تک متعین رکھنے کا فیصلہ کیا ہے سلامتی کونسل نے اس سلسلہ میں جو قرارداد منظور کی ہے وہ ارجنٹائن۔ جاپان۔ مالی۔ ہالینڈ۔ نیوزی لینڈ۔ نائیجیریا اور یوگنڈا نے مشترکہ طور پر پیش کی تھی۔

● لاہور ۱۸ مارچ — مغربی پاکستان مسلم لیگ کے صدر ملک خدابخش نے پانچ افراد پر مشتمل ایک کمیٹی کی تشکیل کی ہے جو حالیہ جنگ سے بے گھر ہونے والے افراد کی مستقل بحالی کے لئے ضلع کے بحالیاتی حکام سے تعاون کرے گی۔

یہ کمیٹی ہر ہفتہ کو پابندی کے ساتھ اپنی کارگزاریوں کی رپورٹ صوبائی مسلم لیگ کو دے گی۔ کمیٹی یونین کونسلوں کی سطح پر بھی امدادی کمیٹیاں بنائے گی کمیٹی کے چیئرمین میجر محمد افضل ہوں گے میجر ذوالفقار علی خاں قزلباش۔ ملک معراج خالد رکن صوبائی اسمبلی۔ محمد احمد خاں رکن صوبائی اسمبلی اور سردار محمد عارف خاں وائس چیئرمین ڈسٹرکٹ کونسل لاہور رکن ہوں گے۔

● ٹوکیو ۱۸ مارچ — جنوبی ویٹ نام کے حریت پسندوں نے کل پھر امریکہ پر الزام لگایا ہے کہ وہ حریت پسندوں کے خلاف زہریلی گیس استعمال کر رہا ہے۔

● پیکنگ ۱۸ مارچ — چین نے گھانا کی نئی حکومت سے اکرہ میں متعین تین سفارتی نمائندوں کے اخراج پر زبردست احتجاج کیا ہے۔ چین نے سفیر نے کل اپنی حکومت کا ایک احتجاجی نوٹ گھانا کی وزارتِ خارجہ کے سپرد کیا۔

● ڈھاکہ ۱۸ مارچ — پاکستان اور روس کے تجارتی معاہدے کے تحت پاکستان اس سال کے اختتام تک روس کو مندرجہ ذیل اشیاء برآمد کرے گا۔ کپاس۔ پٹ سن کی مصنوعات بکری کی کھالیں۔ باسمتی چاول۔ سوتی کپڑے۔ اونی اور سوتی ہوزری۔ چمڑے کے جوتے۔ مردانہ قمیص۔ تولئے۔ چادریں دستکاریوں کے نمونے شیشوں کے فریم کھیلوں کا سامان۔ چمڑے کا سامان۔ پھلوں کا رس اور تمباکو۔

● کوئٹہ ۱۸ مارچ — بارکھان میں جہاں گزشتہ دنوں شدید زلزلہ آیا تھا کل رات اور آج صبح پھر زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے۔ پہلا زلزلہ کل رات دس بج کر ۴۱ منٹ پر اور دوسرا جھٹکا آج صبح ۸ بجکر ۵۱ منٹ پر آیا۔ ابھی تک کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی ہے۔

قاعدہ یسرنا القرآن!

قاعدہ یسرنا القرآن بڑا اور چھوٹا دونوں بلاک پر چھپ کر تیار ہو گئے ہیں۔
قیمت۔ قاعدہ کلاں فی کاپی ۷۵ پیسے قیمت:۔ قاعدہ خورد فی کاپی ۴۰ پیسے
تاجر احباب سے یا یکمد لینے والوں کے لئے
قیمت قاعدہ کلاں ۔/۶۰ فی سینکڑہ علاوہ محصول ڈاک
قیمت قاعدہ خورد ۔/۲۵ فی سینکڑہ علاوہ محصول ڈاک
بذریعہ وی پی طلب کریں یا قیمت بھجوا کر منگوالیں۔
ملنے کا پتہ:۔ مکتبہ یسرنا القرآن۔ ربوہ۔ ضلع جھنگ

اعلانِ نکاح

مکرم غلام نبی صاحب ولد چوہدری مہر الدین صاحب ساکن محمد آباد سٹیٹ کا نکاح نصیرہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری بہاول الدین صاحب مرحوم ساکن کنری ضلع تھرپارکر کے ساتھ مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر پر مورخہ ۱۲ مارچ ۶۶ء بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ کنری میں مکرم مولوی محمد اکبر افضل صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم کنری نے پڑھا۔

تمام احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس رشتہ کے جانبین کے لئے بابرکت ہونے کی دعا فرمائیں۔

(غلام احمد عطا۔ امیر جماعت احمدیہ محمد آباد سٹیٹ ضلع تھرپارکر)

درخواستِ دعا

خاکسار کی بھاوج صاحبہ شدید بیمار ہیں۔ ڈیڑھ ماہ ہو چکا ہے مگر اب تک افاقہ کی کوئی صورت پیدا نہیں ہوئی۔ سول ہسپتال ڈرشہرہ درکاں میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔

(خاکسار محمد الدین ربوہ)

● نیویارک ۱۸ مارچ۔ امریکہ، برطانیہ برطانیہ اور فرانس نے سلامتی کونسل کو ایک بار پھر مطلع کیا ہے کہ وہ جرمنی کو آزادانہ انتخابات کے ذریعہ متحد کرنے کی کوششوں کو جاری رکھیں گے۔ تینوں ممالک نے سلامتی کونسل کے نام ایک خط ارسال کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ مشرقی جرمنی کو ایک علیحدہ ملک قرار دے کر اسے اقوام متحدہ کا رکن بنایا گیا تو اس سے ہماری کوششوں پر برا اثر پڑنے کا احتمال ہے۔

امریکہ برطانیہ اور فرانس نے سلامتی کونسل کے صدر کو یہ خط بعض کمیونسٹ ملکوں کی ان کوششوں کے جواب میں لکھا ہے جو وہ مشرقی جرمنی کو اقوام متحدہ کا رکن بنانے کے لئے کر رہے ہیں۔ خط میں مزید کہا گیا ہے کہ ہم مشرقی جرمنی کو ایک علیحدہ مملکت تصور نہیں کرتے۔

● کوئٹہ ۱۸ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان اور ایران کے مشترکہ سرحدی کمیشن کا اجلاس اپریل کے پہلے ہفتہ میں منعقد ہوگا۔ پاکستان کی نمائندگی قلات ڈویژن کے کمشنر مسٹر ظفر علی کریں گے۔ اس اجلاس میں دونوں ممالک کی حد بندی سے متاثرہ افراد کے حقوق اور جائداد کے امور پر غور کیا جائے گا۔ دونوں ممالک کے درمیان ۵۰۰ میل لمبی سرحد کی حد بندی کو بھی آخری شکل دے دی جائے گی۔

● واشنگٹن:۔ ۱۸ مارچ صدر جانسن نے کہا ہے کہ امریکہ نے تہیہ کر رکھا ہے کہ وہ ۱۹۷۰ء سے قبل چاند پر آدمی کو ضرور اتارے گا۔ صدر جانسن کل وائٹ ہاؤس میں ایک تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔ جو امریکہ کے مصنوعی سیارے جیمنی ۸ کے خلاء میں چھوڑے جانے کے بعد منعقد ہوئی۔

● راولپنڈی ۱۸ مارچ۔ یوم جمہوریہ کے موقعہ پر پاکستان کی تینوں افواج کی جو شاندار پریڈ ہو رہی ہے اس کی مکمل ریہرسل ریس کورس گراؤنڈ میں ۲۰ مارچ کو ہوگی اس موقع پر بحری۔ بری اور ہوائی فوج کے سینکڑوں جوان اور افسر حصہ لیں گے۔ اس پریڈ میں پاکستان کے فضائیہ کے طیارے بھی شامل ہوں گے۔

رجسٹریشن بورڈ کے امتحان کے لئے
ہومیوپیتھی رجسٹریشن کورس (مرالجواب)
ایچ۔ پی۔ فارمیسی دھوریہ (کھاریاں) گجرات

جلسہ سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی مختصر روداد

بقیہ صفحہ اوّل

ازراہِ شفقت مرحمت فرمایا تھا نیز صاحب صدر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کے علاوہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل، مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد مکرم مولوی جمیل الرحمٰن صاحب رفیق اور مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے بھی جلسہ سے خطاب فرمایا۔ مزید براں مکرم ناصر احمد شمس نے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی اور مکرم راجہ نذیر احمد صاحب ظفر نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی شان میں اپنی ایک تازہ نظم پیش کی — علمائے سلسلہ نے اپنی تقاریر میں واضح فرمایا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے بلند پایہ اور ہمہ گیر اوصاف کی وجہ سے بفضل اللہ تعالیٰ صدیقیت کے بلند مقام پر فائز تھے۔ آپ نے ایمان و یقین، علم و معرفت اور تقویٰ و توکل علی اللہ میں کمال حاصل کر کے فدائیت و جاں نثاری کا ایک ایسا اعلیٰ نمونہ پیش فرمایا۔ جو رہتی دنیا تک احباب جماعت کے لئے مشعلِ راہ کا کام دیتا رہے گا۔ اسی طرح آپ کے عظیم الشان کارناموں میں سے دو کارنامے ایسے رفیع الشان اور بلند مرتبت ہیں جو خاص طور پر زندہ جاوید رہیں گے۔ اور جن کی برکات کا سلسلہ انشاء اللہ العزیز قیامت تک چلتا چلا جائے گا۔ اور وہ ہیں درس القرآن اور نظامِ خلافت کا استحکام۔ علمائے سلسلہ نے ان اوصاف اور کارناموں کے ثبوت میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی کے نہایت ہی ایمان افروز واقعات بڑی کثرت سے سنائے۔ ان میں سے ہر واقعہ پر احباب فرطِ انبساط سے جھوم اٹھے۔

اجلاس کا آغاز ۷ بجے شب تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو مکرم قاری حافظ محمد عاشق صاحب نے کی ازاں بعد مکرم ناصر احمد شمس نے "درِ عدن" میں سے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ ازاں بعد مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب مہتمم مقامی نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے احباب کو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرۃ کا مطالعہ کرنے اور حضور رضی اللہ عنہ کے اوصاف کو اپنا کر خدمت و فدائیت اور جاں نثاری کا وہی نمونہ پیش کرنے کی تلقین کی نیز حضور رضی اللہ عنہ کی سیرۃ پر روشنی ڈالتے ہوئے حضور رضی اللہ عنہ کی زندگی کے بعض ایمان افروز واقعات بیان کئے۔

آپ کے بعد محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کا موضوع تھا "حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقام"۔ آپ نے واضح فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کا مقام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر سے ہی واضح ہے کہ ؎

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نوردیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نورِ یقیں بودے

آپ نے فرمایا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کا دل نورِ یقین سے اس طرح پُر تھا۔ جس طرح ایک مصفّٰی شیشہ عطر سے پُر ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے علم و معرفت میں کمال رکھتے ہوئے خدمت و فدائیت کا ایسا نمونہ پیش کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پکار اٹھے۔

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نوردیں بودے

حضور علیہ السلام کی زبانِ مبارک سے آپ رضی اللہ عنہ کی اس تعریف سے صاف عیاں ہے کہ حضور علیہ السلام کے صحابۂ کبار میں آپ رضی اللہ عنہ کا مرتبہ کس قدر بلند تھا۔ اس میں کیا شک ہے آپ کو صدیقیت کا مقام حاصل تھا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو خلافت کا بلند منصب عطا فرمایا اور آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سب سے پہلے خلیفہ مقرر ہوئے۔ نورِ یقین سے پُر ہونے اور خدمت و فدائیت کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرنے کے لحاظ سے آپ ساری جماعت کے لئے ایک نمونہ ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم بھی اپنے اندر وہی نورِ یقین پیدا کریں اور خدمت و فدائیت کا ایسا ہی اعلیٰ نمونہ بنیں تاکہ ہم

ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نورِ یقیں بودے

کے مصداق بن سکیں۔

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل کے بعد مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کارناموں پر تقریر کی اس ضمن میں آپ نے علی الخصوص خدمتِ قرآن اور نظامِ خلافت کے استحکام کے سلسلہ میں آپ کے عظیم الشان کارناموں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور واضح فرمایا کہ آپ کے یہ دونوں کارنامے خاص طور پر ایسے رفیع الشان ہیں کہ رہتی دنیا تک زندہ جاوید رہیں گے۔

ازاں بعد مکرم راجہ نذیر احمد صاحب ظفر نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں اپنی ایک نظم پیش کی۔ ازاں بعد مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب مہتمم مقامی نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وہ خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کی درخواست پر مجلس مقامی کے نام ارسال فرمایا تھا۔ اس پیغام میں حضور ایدہ اللہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جذبۂ فدائیت اور جاں نثاری کے مطابق عمل کرنے کی نصیحت فرمائی ہے (حضور ایدہ اللہ کا یہ پیغام صفحہ اوّل پر علیحدہ درج ہے)

بعدہٗ مکرم جمیل الرحمٰن صاحب رفیق مبلغ مشرقی افریقہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرۃ کے دو پہلوؤں (توکل علی اللہ اور مخلوقِ خدا سے ہمدردی) پر بہت عمدہ اور پُر اثر پیرائے میں روشنی ڈالی۔ آپ نے حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی کے متعدد ایمان افروز واقعات بیان کر کے واضح کیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ توکل علی اللہ کے نہایت رفیع الشان مقام پر فائز تھے اور اسی طرح آپ میں ہمدردیٔ خلق کا جذبہ بھی بدرجۂ اتم پایا جاتا تھا

آخر میں صاحب صدر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت کے ایک اور پہلو پر روشنی ڈالی۔ آپ نے واضح فرمایا کہ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ تقویٰ کے بھی نہایت بلند مقام پر فائز تھے حتیٰ کہ اپنی ہر حرکت و سکون میں تقویٰ کی باریک راہوں کی بھی کمال تعہد سے رعایت فرماتے تھے اس کے ثبوت میں آپ نے متعدد ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔

تقریر کے اختتام پر آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت جلسہ نو بجے شب اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

صدارتی تقریر سے قبل محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے سہ ماہی کارگزاری کی بناء پر ربوہ کی جملہ مجالس خدام الاحمدیہ میں سے اوّل رہنے والی مجلس یعنی مجلس خدام الاحمدیہ محلہ دار النصر کو علم انعامی عطا فرمایا جو مجلس کے زعیم مکرم مبارک احمد صاحب نے آگے ہو کر آپ سے حاصل کیا۔ نیز مضمون نویسی کے مرکزی مقابلہ میں اوّل۔ دوم اور سوم رہنے والے خدام مکرم لئیق احمد صاحب طاہر۔ مکرم بشیر احمد صاحب اختر اور مکرم عزیز محمد صاحب اطہر کو ان کے مقررہ انعامات علی الترتیب چالیس روپے، پندرہ روپے اور دس روپے عطا فرمائے۔

انصار اللہ کا مالی سال

مجلس انصار اللہ کا مالی سال ۳۱ر دسمبر مطابق ۳۱ر فتح ۱۳۴۵ ہش ختم ہو چکا ہے اور نیا مالی سال شروع ہوئے دو ماہ گذر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ سال اراکین کے لئے بابرکت بنائے اور انہیں بیش از پیش خدمات کی توفیق دے۔ جہاں یہ بات بہت خوش کن ہے کہ ختم ہونے والے سال میں احباب نے چندہ مجلس میں منظور شدہ بجٹ سے بھی زائد رقوم بھجوائیں۔ وہاں یہ بات باعث تشویش ہے کہ ماہ صلح اور ماہ تبلیغ کی وصولی تسلی بخش نہیں۔ ترقی کرنے والی قوموں کا ہر قدم آگے کی طرف اٹھتا ہے وہ سستانے کے لئے ٹھہرا نہیں کرتیں۔ میں جملہ انصار سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس ماہ پچھلی کمی کو ضرور پورا کر دیں بلکہ مجلس مشاورت سے پہلے پہلے اس کمی کو پورا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ خیراً۔

قائد مال انصار اللہ مرکزیہ

درخواست دعا

خاکسار کے والد چودھری محمد اسلم صاحب عرصہ دراز سے بعارضہ قلب و اعصابی کمزوری بیمار ہیں۔ کافی علاج کے باوجود کوئی افاقہ نہیں۔ گزشتہ دو روز سے بڑی شدت سے بیماری زور پکڑ رہی ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے والد صاحب محترم کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین۔ این اے عابد۔ دارالرحمت وسطی ربوہ